اخبار امت

نائیجیریا میں عیسائی مسلم فسادات

شہزاد چشتی ○

فروری ۲۰۰۰ء کے آخری ہفتے میں شمالی نائیجیریا کے شہر کدونا میں عیسائی مسلم فسادات بڑے پیمانے پر پھوٹ پڑے جس کی خبر مغربی ذرائع ابلاغ Sharia Clashes کے عنوان سے دے رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ایک ہزار سے زائد افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ مساجد اور گرجا جلا ڈالے گئے' گاڑیوں' سرکاری اور غیر سرکاری املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ کسی بھی خبررساں ایجنسی نے یہ نہیں بتایا کہ مرنے والوں میں مسلمان زائد تھے یا عیسائی؟ لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ مرنے والوں میں مسلمان زیادہ ہوں گے اس لیے کہ کدونا شہر میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے اور فسادات کو روکنے والی پولیس اور ملٹری میں عیسائی زیادہ ہیں۔ عام طور پر یہ ادارے اپنے ہم عقیدہ لوگوں کی اعانت کرتے ہیں' لہٰذا خبر میں بھی اس طرف اشارہ ہے کہ جن لوگوں نے ملٹری یا پولیس بیرکس میں پناہ لی وہاں بھی وہ محفوظ نہیں رہے' فساد کرنے والوں نے ان کو وہاں بھی جالیا۔

کدونا' نائیجیریا کا ایک بڑا شہر ہے۔ اس میں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ عیسائی زیادہ تر وہ ہیں جو جنوبی علاقوں سے آئے ہیں' تجارت پیشہ اور کاروباری لوگ ہیں۔ ان کے اصل گھر جنوب میں ہی ہیں۔ کدونا کی ریاست نے شریعت کے نفاذ کا صرف ارادہ ظاہر کیا تو اس کے خلاف ان عیسائیوں نے ایک بڑا مظاہرہ کیا' جس میں توڑ پھوڑ ہوئی۔ پھر اس مظاہرے نے عیسائی مسلم فساد کی صورت اختیار کر لی جس کو فرو کرنے میں ناکامی پر ملٹری کو بلا لیا گیا اور کچھ دنوں کے لیے کرفیو بھی لگا دیا گیا۔

شمالی نائیجیریا کے دو اہم شہر کانو اور کدونا برطانوی استعمار سے آزادی (۱۹۶۳ء) کے بعد ہی سے عیسائی مسلم فسادات کی آماجگاہ رہے ہیں۔ ہر سال دو سال بعد ان شہروں میں مذہبی فسادات پھوٹ پڑتے ہیں

○ سابق وائس پرنسپل 'گورنمنٹ کالج' میڈاگوری' نائیجیریا

جس سے نہ صرف قیمتی انسانی جانیں تلف ہوتی ہیں بلکہ عبادت گاہوں اور املاک کو بھی سخت نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ان فسادات کے پس پردہ کون ہے؟ اس بارے میں مغربی ذرائع ابلاغ خصوصیت سے رائٹر نے بہ تکرار بیان کیا ہے کہ جب سے صدر اوباسانجو نے' جو جنوب کے عیسائی ہیں' انتخابات میں کامیابی کے ذریعے اقتدار سنبھالا ہے (مئی ۱۹۹۹ء) اور ۱۵ برس کا فوجی اقتدار جو زیادہ تر شمال کے مسلمان جرنلوں پر مشتمل تھا' ختم کیا ہے' قبائلی اور مذہبی جذبات میں شدت آگئی ہے۔ لیکن یہ لوگ یہ بات کہتے ہوئے بھول جاتے ہیں کہ یہ فسادات کوئی نئے نہیں ہیں بلکہ آزادی کے بعد سے مسلسل ہوتے رہے ہیں لہٰذا مسلمانوں پر ان فسادات کی ذمہ داری ڈالنا صحافتی بددیانتی ہے۔

نائیجیریا کی ۳۶ ریاستوں میں سے شمالی نائیجیریا کی چند ریاستیں جہاں مسلمان بڑی اکثریت میں ہیں رفتہ رفتہ یہ فیصلہ کر رہی ہیں کہ وہ اپنی ریاستوں میں شریعت نافذ کریں گے۔ یہ وضاحت ساتھ ہی کی جاتی ہے کہ اس کا اطلاق اقلیتوں پر نہیں ہو گا۔ زمفارا نامی ایک چھوٹی ریاست نے اکتوبر سے شرعی قوانین نافذ کر دیے تھے۔ مخلوط تعلیم ختم کر دی تھی۔ خواتین کے لیے علیحدہ بسیں چلائی تھیں۔ پھر شریعت کی پابندی کرتے ہوئے ایک مسلمان کو شراب پینے کے جرم میں سرعام کوڑے بھی لگائے گئے۔ نائیجر اور سوکوٹو کی دو دوسری ریاستوں نے بھی فروری ۲۰۰۰ء میں یہ اعلان کر دیا کہ وہ بھی قانون شریعت نافذ کر رہی ہیں۔ لہٰذا اس بات کا امکان تھا کہ کانو اور کدونا کی ریاستیں جلد یا بدیر قانون شریعت کا نفاذ کر دیں گی۔ اس صورت حال کو نائیجیریا کے متعصب عیسائی' بین الاقوامی عیسائی ادارے مثلاً کرسچین بین الاقوامی سالیڈیریٹی (CIS) جس کا مرکز سوئٹزرلینڈ میں ہے' اور امریکی کانگریس کے چند نمایندے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور مذہبی منافرت پیدا کر رہے ہیں۔

نائیجیریا رقبہ' آبادی' فوجی قوت اور عمدہ تیل کی پیداوار کے اعتبار سے افریقہ کا سب سے بڑا اور بااثر ملک ہے۔ رقبہ تقریباً ساڑھے نو لاکھ مربع کلومیٹر ہے' جب کہ آبادی ۱۱ کروڑ کے قریب ہے جو ۲۵۰ قبائل پر مشتمل ہے۔ شمال میں' جو زیادہ تر خشک علاقہ ہے' حوسہ' فلانی' کنوری قبائل آباد ہیں جب کہ جنوب مشرق میں اِبو اور جنوب مغرب میں یروبا بڑے قبیلے ہیں۔ اِبو زیادہ تر عیسائی ہیں جب کہ بقیہ قبائل زیادہ تر مسلمانوں پر مشتمل ہیں۔ پھر ان سب میں بت پرست (pagans) بھی اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔ شمال میں حوسہ' جنوب مشرق میں اِبو اور جنوب مغرب میں یروبا زبانیں عام طور پر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ انگریزی قومی زبان ہے جسے انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں یہ مقام دلایا۔ حوسہ اور یروبا پہلے عربی رسم الخط میں لکھی جاتی تھیں مگر برطانوی حکمرانوں نے رومن رسم الخط جاری کر دیا۔ اب یہ زبانیں رومن رسم الخط میں لکھی جاتی ہیں۔

اسلام دوسری صدی ہجری میں نائیجیریا میں داخل ہو گیا تھا۔ شمالی افریقی ممالک مصر' الجیریا' مراکش' لیبیا' سوڈان وغیرہ سے مسلمان تجار کانو' کڈونا اور سوکوٹو وغیرہ بغرض تجارت آتے جاتے تھے۔ یہ مسلمان تجار اسلام کی تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ اس طرح آہستہ آہستہ ان لوگوں کی کوششوں سے اسلام شمالی اور مغربی نائیجیریا کے قبائل کا طریقہ زندگی بن گیا۔ ۱۹ ویں صدی میں پورے شمالی نائیجیریا میں مسلمانوں کی وسیع سلطنت قائم تھی جس کا مرکز سوکوٹو تھا جہاں سے سوکوٹو کا سلطان حکومت کرتا تھا اور سارا علاقہ چھوٹی چھوٹی امارتوں پر مشتمل تھا جنھیں علاقائی امیر کنٹرول کرتے تھے۔ مسلمانوں میں آہستہ آہستہ جب اعتقادی' عملی اور معاشرتی خرابیاں پیدا ہوئیں تو ایک بڑی موثر اصلاحی اور جہادی تحریک ۱۸۰۴ء میں شروع ہوئی۔ ایک عالم باعمل اور مجاہد بالسیف عثمان ڈن فوڈیو نے اس تحریک کی قیادت کی اور پورے مسلمان معاشرے کو بڑی حد تک برائیوں سے پاک کر دیا اور ان میں دینی روح پھونکی۔ اس تحریک کے اثرات آج تک مسلمانوں کی عملی زندگی میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ مشرقی نائیجیریا میں بت پرستوں کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں جن کا سب سے بڑا قبیلہ اِبو تھا۔ مغرب میں یروبا قبیلے کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں تھیں۔ اس وقت نائیجیریا میں عیسائیت کا دور دور تک کوئی نام و نشان نہیں ملتا تھا۔

اٹھارویں صدی کے شروع میں برطانوی استعماریت نے نائیجیریا میں اپنے قدم جمائے اور ۱۸۹۰ء میں پہلے جنوبی نائیجیریا میں اپنی حکومت قائم کی اور بعد میں ۱۹۰۰ء میں شمالی نائیجیریا پر قبضہ جمایا۔ برطانوی استعماریت کے جلو میں ۱۸۵۰ء میں عیسائی مبلغین نے نائیجیریا پر یلغار کی۔ یہ لوگ لاگوس اور اوواری کی بندرگاہوں سے داخل ہوئے اور برطانوی حکومت کی امداد سے عیسائی تبلیغی مراکز' گرجاگھر' اسکول اور شفاخانے قائم کیے اور بڑے پیمانے پر بت پرستوں کو عیسائی بنایا۔ پھر جب ان مبلغین نے شمالی نائیجیریا میں اپنی تبلیغی مساعی شروع کیں تو مسلمان مبلغین سے ان کا تصادم شروع ہو گیا۔ یہ اپنے ساتھ مذہبی جنگوں کی تاریخ اور ذہنیت لیے یہاں داخل ہوئے اور جارحانہ انداز میں مسلمانوں کے ساتھ پیش آئے۔

ساری دنیا میں آزادی کی لہر کے نتیجے میں برطانوی استعمار کو رخصت ہونا پڑا اور ۱۹۶۳ء میں نائیجیریا آزاد ہوا۔ اس وقت نائیجیریا میں صرف تین ریاستیں تھیں: شمالی' جنوبی اور مغربی۔ مسلمان کیونکہ حکومت کرتے آئے تھے اور انتظامی معاملات کا تجربہ اور سمجھ رکھتے تھے لہٰذا قومی حکومت میں ان کو حصہ زیادہ ملا۔ ایک بااثر مسلمان تفاوابلیوا وزیراعظم ہوئے اور ایک عیسائی اولوو صدر۔ شمالی نائیجیریا میں بارعب اور بااثر شخصیت سر احمد وبیلو کی حکومت تھی۔ یہ دو افراد حکومت میں بااثر ہونے کے ساتھ ساتھ مسلمان عوام میں بھی بے حد مقبول تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کے مفاد اور بہتری کے لیے جماعت ناصرالاسلام بنائی جس میں ملک کے نامور علما و فضلا اور بااثر مسلمان شخصیات شامل تھیں۔ ان کی کوششوں سے اسلام بڑی تیز رفتاری سے

نائیجیریا میں پھیل رہا تھا۔ یہ حضرات ناصرالاسلام کے پلیٹ فارم سے تبلیغ کے مشن پر نکلتے تو بڑے بڑے مجمعوں میں ہزاروں بت پرست اور عیسائی بیک وقت مسلمان ہو جاتے۔ یہ بات بین الاقوامی عیسائیت اور مقامی پرجوش عیسائیوں کے لیے ایک چیلنج تھی۔ لہٰذا ۱۹۶۳ء میں مردم شماری ہوئی تھی اس میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اس پر بے اطمینانی پیدا کی گئی اور بے اطمینانی کو بہانہ بنا کر ۱۹۶۶ء میں پہلا فوجی انقلاب برپا کیا گیا۔ اس وقت فوج کی بیشتر قیادت عیسائی تھی۔ لہٰذا اس انقلاب میں ساری مسلمان سیاسی قیادت (سر احمد و بیلو' تفاوا بلیوا اور دوسرے سرکردہ رہنماؤں) کو شہید کر دیا گیا اور جنرل یرونسی صدر بن گیا۔ لیکن اسی سال ایک دوسرے فوجی انقلاب کے ذریعے ایک اور معتدل عیسائی جنرل یعقوبو گوان صدر بنے۔ یہ شمال کے معتدل عیسائی تھے اور مسلمانوں کی مدد سے انقلاب لائے تھے۔ عیسائی مسلم کش مکش جاری رہی۔ ۱۹۶۸ء میں جنوب کی ایک ریاست نے' جہاں عیسائی اکثریت ہے اور اس کی سمندری حدود میں عمدہ قسم کا تیل نکل آیا ہے' مرکزی حکومت کی وعدہ خلافیوں کو بہانہ بنا کر مرکز سے بغاوت کر دی اور ایک علیحدہ ملک بیافرا کا اعلان کر دیا۔ اس بغاوت کی قیادت جنرل اجوکو کر رہا تھا۔ یہ جنگ تین سال تک چلی۔ اس جنگ میں عیسائی مغرب--- فرانس' برطانیہ--- کی نہ صرف ہمدردیاں بیافرا کے ساتھ تھیں بلکہ عملاً ریڈ کراس کی مدد کے نام سے ان کے طیاروں نے خفیہ طور پر جنگی سازوسامان سے مدد کی۔ ادھر مرکز مضبوط تو تھا مگر اس نے مصر اور دوسری شمالی افریقی ممالک سے مدد حاصل کی۔

۱۹۷۵ء تک مرکزی حکومت کی مالی بدعنوانیاں اتنی بڑھیں کہ جنرل مرتلہ محمد ایک اور فوجی انقلاب لائے۔ اس کو مسلمانوں کی حمایت حاصل تھی اور اس کی پالیسیوں کو عمومی حمایت حاصل ہوئی لیکن فروری ۱۹۷۶ء میں چھوٹے افسروں کے ایک گروپ نے ایک اور خونی فوجی انقلاب برپا کر دیا۔ اس گروپ میں زیادہ تر عیسائی تھے۔ مرتلہ محمد قتل کر دیے گئے مگر یہ فوجی انقلاب کامیاب نہ ہوا۔ ایک معتدل عیسائی جنرل اوباسانجو نے اقتدار سنبھال لیا اور بڑی جدوجہد کے بعد اکتوبر ۱۹۷۹ء میں انتخاب کروا کر حکومت ایک مسلمان صدر شیہوشگاری کے حوالے کر دی۔ لیکن پھر حکومت بڑے پیمانے پر کرپشن کا شکار ہوئی اور یکے بعد دیگرے فوجی انقلابات برپا ہوئے جو عموماً مسلمان جنرلوں کے لائے ہوئے تھے۔ ان جنرلوں کے نام مسلمانوں کے تھے لیکن اپنے چال چلن اور کردار میں اسلام سے بہت دور تھے۔ آخر میں انقلاب کے نتیجے میں پھر عوامی انتخابات ہوئے اور گذشتہ سال مئی میں جنرل اوباسانجو عوامی ووٹ لے کر صدر منتخب ہوئے۔

تمام ہی فوجی اور سول حکومتوں کے دور میں کڈونا اور کانو میں عیسائی مسلم فسادات ہوئے اور مسلمانوں کو کبھی بھی مسلمان فوجی حکومتوں سے کوئی سہارا نہیں ملا۔ ان مسلمان جنرلوں نے مسلمانوں کا ساتھ دیا نہ شریعت کے نفاذ میں مسلمانوں کی کوئی مدد کی۔

شریعت کے نفاذ کی جب بھی بات آتی ہے تو غیر مسلم اور خصوصیت سے عیسائی--- مقامی اور بین الاقوامی دونوں--- اس فکر میں لگ جاتے ہیں کہ شریعت کے نفاذ کو کس طرح روکا جائے۔ شریعت کے نفاذ کی مخالفت ان کا عقیدہ بن گیا ہے۔ انڈونیشیا' ملائیشیا' پاکستان' سوڈان' مصر اور اسی طرح کے دوسرے مسلم ممالک میں اس بات کو واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ حالانکہ عیسائی "خدا کی حکومت آئے" کا مشن لیے تبلیغ کرتے نظر آتے ہیں مگر جب مسلمان خدا کی حکومت یعنی شریعت کے نفاذ کی کوشش کرتے ہیں تو یہی حضرات اس کی سخت ترین مخالفت کرتے ہیں حتیٰ کہ فتنہ وفساد برپا کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

شریعت پر اعتراض ہے کہ ہاتھ قلم کر دیے جاتے ہیں' کوڑے لگائے جاتے ہیں' سزائے موت دے دی جاتی ہے۔ نائیجیریا میں اس حوالے سے عیسائیوں اور اسلام مخالف لوگوں کی ذہنیت پر غور کیجیے۔ نائیجیریا میں ایک ایسا وقت گزرا ہے جب کہ ڈاکہ زنی اور لوٹ مار عام ہو گئی تھی' لوگوں کو دن دھاڑے نہ صرف لوٹ لیا جاتا بلکہ قتل کر دیا جاتا۔ اس وقت مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا کہ چوروں اور ڈاکوؤں کو سرعام گولی مار دی جائے اور ہوا بھی یونہی۔ ہر ہفتے لاگوس کے ساحل پر ۵' ۶ افراد کو سرعام ہزاروں افراد کے سامنے گولی مار دی جاتی۔ ان مجرموں میں زیادہ تر عیسائی یا لامذہب ہوتے۔ لیکن کسی عیسائی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ اگر یہی سزائیں شریعت کے قانون کے تحت دی جاتیں تو پورے نائیجیریا میں کہرام مچ جاتا۔

صورت حال پر عارضی طور پر اس طرح قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے کہ شریعت کے نفاذ کو' جیسا کچھ بھی ہونا تھا' معطل کر دیا گیا ہے۔ ان قوانین کے نفاذ سے عیسائیوں کو مستثنیٰ کر دیا جاتا ہے' پھر بھی مسلمان اپنے اکثریتی علاقوں میں اپنی مرضی سے شریعت کا نفاذ نہیں کر پا رہے ہیں۔ عالمی ادارے مقامی عیسائیوں کو استعمال کر کے فسادات برپا کروا دیتے ہیں اور امن و امان کا مسئلہ بنا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ امت مسلمہ کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔

مصر میں حقوق و انصاف کا حشر

محمد ظہیرالدین بھٹی

مصر میں گذشتہ دنوں اخوان المسلمون کے جو رہنما گرفتار کیے گئے تھے' ان کے مقدمات فوجی عدالتوں میں جاری ہیں۔ برطانیہ میں قائم مصری ایکشن گروپ نے یہ اہتمام کیا کہ ایک چار رکنی وفد نے مصر کا دورہ کر کے کارروائی دیکھی۔ اس وفد کے ارکان یہ تھے: ۱۔ محترمہ جسٹس الزبتھ لوسون' جسٹس ہائی کورٹ' نمایندہ حقوق انسانی و عدالتی انصاف' ۲۔ داؤد بید کوک' صدر برطانوی اسلامی پارٹی' ۳۔ محی الدین ایڈوکیٹ'